يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء امت کی توضیحات کی روشنی میں





تالیف

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبد الحکیم حسان حفظہ اللہ

ترجمہ وتحقیق

فضیلۃ الشیخ ابو سیاف اعجاز احمد تنویر حفظہ اللہ

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان حفظہ اللہ

تفہیم وتعلیق:

ابو سیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان
Website: http://www.muwahideen.co.nr
Email: salafi.man@live.com

باب:6

مسلمان ایک دوسرے کی مدد ومعاونت میں ایک قوت ،ایک طاقت اور ایک ملت ہوتے ہیں

ان کے مقابلے میں درباری اور سرکاری اصحاب جبہ ودستار کا کردار یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ،دین اسلام کے مسائل کو آپس میں گڈ مڈ کرکے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔وقت کے حاکموں کی تجاویز وآراء ،پروگرامز اور پروجیکٹس(programs & projects)کو تحفظ اور سند جواز فراہم کرتے ہیں۔

علماء حق اور سرکاری ملاؤں میں زمین وآسمان کا فرق:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ان کے شاگردِ رشید شیخ الاسلام امام ابن قیم رحمہ اللہ کے گذشتہ دونوں فتوؤں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ کے دین کے داعی حقیقی علماء اور دنیا کے بھوکے، درباری اور سرکاری ملاؤں کے موقف و نظریہ میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ اللہ والے حقیقی علماء صرف اور صرف اللہ وحدہ، لاشریک لہ، سے ڈرتے ہیں۔ اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ ساری دنیا کے کافر ایک دوسرے کے دوست ہیں اور اس حقیقت سے بھی آشنا ہیں کہ ساری دنیا کے مسلمان ایک دوسرے کی مدد ومعاونت میں ایک قوت، ایک طاقت اور ایک ملت ہوتے ہیں۔

ان کے مقابلے میں درباری اور سرکاری اصحاب جبہ ودستار کا کردار یہ ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، دین اسلام کے مسائل کو آپس میں گڈمڈ کرکے لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ وقت کے حاکموں کی تجاویز وآراء، پروگرامز اور پروجیکٹس (programs & projects) کو تحفظ اور سند جواز فراہم کرتے ہیں۔ وہ پروگرام اور پروجیکٹ جو مختلف ناموں سے منظر عام پر لائے جاتے ہیں: کوئی پروگرام امن وسلامتی کے نام سے ظاہر کیا جاتا ہے، کوئی پروگرام ملکی سلامتی اور خود مختاری کے نام سے ظاہر کیا جاتا ہے، کوئی ملکی یکجہتی اور اتحاد کے نام سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

ان درباری اور سرکاری ملاؤں میں اتنی بھی اخلاقی جرأت نہیں ہوتی کہ وہ ظلم وستم اور جبر واستبداد کے ساتھ مسلم علاقوں پر قبضہ کرنے والے یہودیوں اور عیسائیوں کے متعلق ہی وہ فتوٰی صادر کرسکیں جن کے وہ مستحق اور اہل ہیں، وہ یہودی اور عیسائی جو مسلمانوں کے خلاف کینہ وبغض کی بناپر دانت پیس رہے ہیں۔ ہر جگہ مسلمانوں کے خلاف برسرپیکار ہیں۔ یہ علماء سوء ان یہودیوں اور عیسائیوں کے بارے میں قرآن وسنت کے وہ شرعی احکام بیان کرنے سے ہی خوف کھاتے ہیں جو تقاضا کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ جنگ وقتال واجب ہے اور ان کے ساتھ بزدل بن کر اور جھک کر صلح کرنا بہر صورت حرام ہے۔

چڑھتے سورج کے پجاری سرکاری مولویوں کے فتوے:

ان درباری اور سرکاری مولویوں نے جو باطل فتوے دیے وہ صرف دنیوی مفادات اور دنیوی عیش وعشرت کے کھو جانے کے خوف سے دیے ہیں۔ جو کچھ ان کو حکمرانوں کے صدارتی محلات اور پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف سے حکم دیا جاتا ہے، اس کے مطابق

یہ اپنے فتوے صادر کرتے ہیں۔ وہ حکمران جو روٹی کے چند ٹکڑوں (ڈالرز اور پونڈ) کے عوض اپنا دین قربان کر چکے ہیں اور اقتدار کے ایوانوں میں بزدلی کے ساتھ اپنے سر چھپائے ہوئے ہیں۔ مزید بر آں ان درباری مولویوں نے یہ بھی جسارت کی کہ مجاہدین اسلام کے خلاف خوب خوب ہرزہ سرائی کی۔ وہ مجاہدین جو اللہ کے دشمنوں کے خلاف جہادی پرچم سربلند کیے ہوئے ہیں۔ وہ اللہ کے دشمن خواہ مرتد حکمرانوں میں سے ہوں، خواہ سیکولر اور لبرل حکمرانوں میں سے ہوں۔ خواہ اسرائیل کے ظالم وجابر یہودی ہوں یا امریکہ کے قابض وغاصب عیسائی ہوں یا ان کے علاوہ مشرک پلید ہندو ہوں۔

جو شخص بھی ان سرکاری ملاؤں کے معاملے پر غور کرتا ہے اس کو یہ بات انتہائی تعجب انگیز معلوم ہوگی کہ یہ لوگ ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش میں ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ایسے ایسے بیانات جاری کرتے ہیں جن سے مجاہدین کے خلاف دشمنی اور عناد ٹپک رہا ہوتا ہے۔ جو حد اعتدال سے کوسوں دور نکل جانے والے اور زمین پر فساد برپا کرنے والے بیانات ہوتے ہیں۔ یہ سرکاری مفتی تو یہ فتویٰ بھی دیتے ہیں کہ جو شخص یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ جہاد کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ ہے اس کی گردن اڑادینی چاہیے۔ بلکہ وہ مجاہد فی سبیل اللہ کو دہشت گرد، تخریب کار اور مخالف جنگجو قرار دے کر قابل گردن زدنی قرار دیتے ہیں۔

اکثر وپیشتر یہ سرکاری علماء اس وقت فتویٰ صادر کرتے ہیں جب حکمرانوں اور بڑوں کی طرف سے ڈیمانڈ آتی ہے۔ مگر بدقسمتی سے کبھی کبھی یہ محض اپنی خوشی اور رضا ور غبت ہی سے نمبر بنانے کے لیے فتوے دینے لگتے ہیں۔

درباری ملاؤں کا کردار اور بگڑتا ہوا معاشرہ:

- ایسے لگتا ہے کہ ان کو اپنے بڑوں، حکمرانوں اور لیڈروں کے اندر تخریب کاری اور فساد کی کوئی رمق نظر نہیں آتی۔

- ایسے لگتا ہے کہ اللہ کے حکم قانون (قرآن وسنت) کے بغیر فیصلے کرنے اور اپنے خود ساختہ self made قوانین کے ساتھ عدالتی نظام چلانے میں ان درباری علماء کو کوئی خرابی نظر نہیں آتی۔

ایسے لگتا ہے کہ ان مولویوں کے ہاں یہودیوں، عیسائیوں اور دیگر کافروں سے بہر صورت دوستایاں رچانے کے عمل کو ایک مسلمہ حقیقت کے طور پر تسلیم کر لینا چاہیے حکومتی پالیسیوں کے نتیجے میں ہر سو پھیلے ہوئے دنگا فساد، اور مسلمانوں کے خلاف لوٹ مار کو ایک مسلمہ حقیقت کے طور پر تسلیم کر لینا چاہیے۔

ایسے لگتا ہے کہ اجنبیوں کے سامنے عورتوں کے بے پردہ اور آراستہ و پیراستہ ہو کر نکلنے میں انہیں کوئی خرابی نظر نہیں آتی۔ کھلے چہرے، کھلے گریبان، ننگے سر، ننگے بازو اور نیم برہنہ بدن کے ساتھ سڑکوں اور بازاروں میں گھومتے پھرتے ہوئے دیکھ کر انہیں کوئی بے غیرتی، بے حمیتی اور خرابی محسوس نہیں ہوتی۔

ایسے لگتا ہے کہ ہر سو پھیلی ہوئی بدکاری اور زنا کی منکرات، رقص و سرور کی مجلسیں، شراب و شباب کی تقریبات (Functions)، سود اور جوا کے معاملات اور پھر ہر بے دین این جی اوز (NGOs) کی زبان پر شخصی آزادی کا نعرہ جیسے امور ایسے حقائق کو بغیر کسی تردّد کے تسلیم کر لینا چاہیے۔

آج ہر کافر کے ساتھ ذلت و رسوائی پر مبنی معاہدے طے پا رہے ہیں، کافروں کے ہاتھوں اپنی قیمتی املاک اور ادارے فروخت کیے جا رہے ہیں، بلکہ مسلم علاقوں اور شہروں کو کافروں کے کنٹرول اور تسلط میں دیا جا رہا ہے۔ اپنی گردنوں میں کافروں کی غلامی کے طوق پہنائے جا رہے ہیں مگر یہ اصحاب جبہ و دستار، صاحبان مرتبہ و فضیلت مفتیان اور اکابر علمائے و اسکالرز ان حالات میں بھی مسلم عوام کو بیدار کرنا جرم عظیم تصور کرتے ہیں۔

درباری مولویوں کی مثال قرآن مجید سے:

ان شُیُوخُ الضَّلَالَةِ، عُلَمَاءُ السَّلَاطِین اور حکمرانوں کی خواہشات (Requirements) کے مطابق فتوی دینے والے مفتیان کا معاملہ بالکل ویسا ہی ہے جن کے بارے اللہ رب العزت اپنی لاریب کتاب قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِيٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ، وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ﴾ (الاعراف=7:175،176)

”اور ان لوگوں کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنایئے! جس کو ہم نے اپنی آیتیں دیں پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا۔ سو وہ گمراہ لوگوں میں شامل ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اس کو ان آیتوں کی بدولت بلند مرتبہ (عطا) کر دیتے۔ لیکن وہ تو دنیا کی طرف مائل ہو گیا۔ اور اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرنے لگا۔ سو اس کی حالت کتے کی سی ہو گئی۔ کہ اگر تو اس پر حملہ کرے تو تب بھی ہانپے اور اس کو چھوڑ دے تب بھی ہانپے۔ یہی حالت ان لوگوں کی ہے جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا سو آپ اس حال کو بیان کر دیجئے! شاید وہ لوگ کچھ سوچیں۔“

درباری ملاؤں کے بارے میں امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتوٰی اور نصیحت:

اسی بنا پر شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسے عالم دین کے بارے میں فرماتے ہیں، جو کتاب وسنت کی کھری دعوت جانتے ہوئے بھی ترک کر دیتا ہے اور حق کی مخالفت کرتے ہوئے حکام وقت کی خواہش کی پیروی کرتا ہے، امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

” وَمَتٰی تَرَکَ الْعَالِمُ مَا عَلِمَہٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ وَ سُنَّۃِ رَسُوْلِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم وَاتَّبَعَ حُکْمَ الْحَاکِمِ الْمُخَالِفِ لِحُکْمِ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ کَانَ مُرْتَدًّا کَافِرًا یَسْتَحِقُّ الْعَقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ، قَالَ تَعَالٰی: ﴿الٓمّٓصٓ، کِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَیْکَ فَلَا یَکُنْ فِیْ صَدْرِکَ حَرَجٌ مِّنْہُ لِتُنْذِرَ بِہٖ وَ ذِکْرٰی لِلْمُؤْمِنِیْنَ، اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ﴾ وَ لَوْ ضُرِبَ وَ حُبِسَ وَ اُوْذِیَ بِأَنْوَاعِ الْاَذٰی لِیَدَعَ مَا عَلِمَہٗ مِنْ شَرْعِ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہِ الَّذِیْ یَجِبُ اتِّبَاعُہٗ وَاتَّبَعَ حُکْمَ غَیْرِہٖ کَانَ مُسْتَحِقًّا لِعَذَابِ اللّٰہِ، بَلْ عَلَیْہِ أَنْ یَّصْبِرَ وَ اِنْ أُوْذِیَ فِی اللّٰہِ فِی الْأَنْبِیَاءِ وَ أَتْبَاعِھِمْ، قَالَ تَعَالٰی: ﴿الٓمّٓ، اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَ ھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ، وَ لَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ لَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ﴾ وَ قَالَ تَعَالٰی ﴿وَ لَنَبْلُوَنَّکُمْ حَتّٰی نَعْلَمَ الْمُجٰھِدِیْنَ مِنْکُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ نَبْلُوَا اَخْبَارَکُمْ﴾، وَ قَالَ تَعَالٰی ﴿اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ وَ لَمَّا یَاْتِکُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِکُمْ مَسَّتْھُمُ الْبَاْسَآءُ وَ الضَّرَّآءُ وَ زُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰہِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ﴾ [99]

”جب ایک عالم دین کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتے ہوئے بھی برحق موقف ترک کر دے اور حاکم وقت کے ایسے حکم کی پیروی کرنے لگ جائے جو حکم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے صریحاً خلاف ہو

[99] مجموع الفتاوی: 35/373،372

۔ایسا عالم دین مرتد اور کافر ہو جاتا ہے اور دنیا و آخرت میں سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الاعراف:۱-۳ میں فرماتے ہیں:

"الٓمّٓصٓ (حروف مقطعات میں سے ہے)۔ یہ ایک کتاب ہے جو آپ کے پاس اسلیے بھیجی گئی ہے کہ آپ اس کے ذریعے سے (لوگوں کو) ڈرائیں، سو آپ کے دل میں اس سے بالکل تنگی نہ ہو اور یہ ایمان والوں کے لیے نصیحت ہے۔ تم لوگ اس کی پیروی کرو جو تمہارے رب کی طرف سے آئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے رفیقوں کی پیروی مت کرو۔ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت مانتے ہو۔ اگر بالفرض اس عالم دین کو مارا پیٹا جائے اس کو پس زندان کر دیا جائے یا اس کو طرح طرح کی اذیتوں اور تکلیفوں سے دوچار کیا جائے، اس وجہ سے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی شریعت کو چھوڑ دے۔ جس شریعت کی پیروی کرنا واجب ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے حکم اور قانون کی بجائے وہ کسی اور حکم اور قانون کی پیروی کرنے لگ جائے۔ تو یہ عالم اگر ان مصائب و آلام کو سامنے دیکھ کر دین کی کھری دعوت سے باز آجاتا ہے تو بھی یہ شخص اللہ کی طرف سے سزا کا مستحق قرار پائے گا۔ اس عالم دین پر فرض عائد ہوتا تھا کہ وہ تکلیفوں اور اذیتوں کے وقت صبر و برداشت کا مظاہرہ کرتا۔ کیونکہ یہ سب کچھ اس نے اپنے اللہ کے لیے برداشت کیا تھا۔ انبیاء کرام اور ان کے پیروں کاروں (followers) میں اللہ تعالیٰ کی سنت اور طریقہ یہی ہے کہ وہ مصائب و آلام کے ساتھ آزماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ العنکبوت کی آیات:۱-۳ ارشاد فرماتے ہیں:

① ....."الٓمّٓ (حروف مقطعات میں سے ہے)۔ کیا لوگوں نے یہ گمان کر رکھا ہے کہ ان کے صرف دعوے پر کہ ایمان لائے ہیں، ہم انہیں بغیر آزمائے ہی چھوڑ دیں گے۔ ان سے پہلے لوگوں کو بھی ہم نے خوب جانچا، یقیناً اللہ تعالیٰ انہیں بھی جان لے گا جو سچ کہتے ہیں اور انہیں بھی معلوم کر لے گا جو جھوٹے ہیں۔"

② .....اسی طرح سورۂ محمد کی آیت:۳۱ میں فرمایا: "یقیناً ہم تمہارا امتحان کریں گے تا کہ تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو معلوم کر لیں، اور ہم تمہاری (حالتوں خبروں) کی بھی جانچ کریں گے۔"

③ .....اسی طرح سورۃ البقرہ کی آیت:۲۱۴ میں ارشاد فرمایا: "کیا تم یہ گمان کیے بیٹھے ہو کہ جنت میں چلے جاؤ گے، حالانکہ اب تک تم پر وہ حالات نہیں آئے۔ جو تم سے اگلے لوگوں پر آئے تھے۔ انہیں بیماریاں

اور مصیبتیں پہنچیں اور وہ یہاں تک جھنجھوڑے گئے کہ رسول اور اس کے ساتھ ایمان والے بھی کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کب آئے گی؟ آگاہ رہو کہ اللہ کی مدد قریب ہی ہے۔"

(شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے اقتباس کا ترجمہ مکمل ہوا)